مختصر خلاصۂ مضامینِ قرآن

پارہ ۱۱ تا ۱۳

انجمن خدام القرآن سندھ کراچی رجسٹرڈ

ای میل: info@quranacademy.com

ویب سائٹ: www.quranacademy.com

مختصر خلاصہ ٔ مضامینِ قرآن

گیارہواں پارہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۝

یَعْتَذِرُوْنَ اِلَیْکُمْ اِذَارَجَعْتُمْ اِلَیْھِمْ ط قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْالَنْ نُّؤْمِنَ لَکُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰہُ مِنْ اَخْبَارِکُمْ ط وَسَیَرَی اللّٰہُ عَمَلَکُمْ وَرَسُوْلُہٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰی عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۝

گیارہویں پارے میں سورہ ٔ توبہ کے آخری ۵ رکوع یعنی رکوع ۱۲ تا ۱۶ اور سورہ ٔ یونس مکمل شامل ہے۔سورہ ٔ یونس ۱۱ رکوعوں پر مشتمل ہے۔

رکوع ۱۲ ...... آیات ۹۰ تا ۹۹

اللہ کی راہ میں نہ نکلنے والوں کا انجام

سورہ ٔ توبہ کے بارہویں رکوع میں اُن لوگوں کا ذکر ہے جو غزوہ ٔ تبوک میں شریک نہیں ہوئے تھے ۔اُن میں سے کچھ منافق تھے جنہوں نے جھوٹے بہانے کئے تھے۔آگاہ کیا گیا کہ عنقریب اُنہیں جھوٹ بولنے کی بدترین سزا دی جائے گی۔ البتہ اُن لوگوں پر کوئی ملامت نہیں جو بیماری،معذوری یا اسباب نہ ہونے کی وجہ سے شریک نہ ہو سکے۔مزید فرمایا کہ بعض ایسے بدبخت بھی ہیں جنہوں نے جھوٹا بہانہ کرنے کی بھی زحمت نہیں اٹھائی۔ہاں جب مسلمان غزوہ ٔ تبوک سے واپس لوٹیں گے تو اُنہیں راضی رکھنے کے لیے جھوٹے بہانے پیش کریں گے۔اعلان کر دیا گیا کہ مسلمان اُن سے راضی ہو بھی جائیں تو اللہ اُن بدبختوں سے ہرگز راضی نہ ہوگا۔اِن میں سے کچھ بدو ایسے بھی ہیں جو اللہ کی راہ میں مال دینے کو ایک تاوان سمجھتے ہیں ۔اِس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آ کر تعلیماتِ دینی سیکھنے کو تیار نہیں ہیں ۔اگر سیکھ لیتے تو اِن کے دل ایمان سے منور ہو جاتے اور وہ نفاق کی بیماری سے بچ

جاتے۔ البتہ بدوؤں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو واقعی اللہ اور رسول ﷺ پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ کیے گئے مال کو اللہ کی قربت اور رسول ﷺ کی دعاؤں کے حصول کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ عنقریب اُن کی مراد پوری ہوگی اور اللہ اُنہیں اپنی رحمت میں داخل فرمائے گا۔

رکوع ۱۳ ...... آیات ۱۰۰ تا ۱۱۰

دین کی خدمت کے لیے سبقت کرنے والوں کی تحسین

تیرہویں رکوع میں اُن مہاجرین اور انصار کی تحسین کا بیان ہے جنہوں نے اسلام قبول کرنے اور اِس کی سربلندی کے لیے قربانیاں دینے میں سبقت کی۔ پھر اُن کی بھی مدح کی گئی جنہوں نے سبقت کرنے والوں کی بڑی عمدگی سے پیروی کی۔ اِن سب کو ہمیشہ ہمیش کی جنت کی بشارت دی گئی۔ اللہ ہمیں بھی اِن کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! مزید فرمایا کہ اسلام قبول کرنے کے بعد اِس کی سربلندی کے لیے قربانی دینے سے گریز کرنے والے منافق ہیں۔ اُنہیں دنیا میں بار بار ذلت کا سامنا ہوگا، وہ موت کے وقت شدید اذیت سے گزریں گے اور آخرت میں درد ناک عذاب سے دوچار ہوں گے۔ ہاں ایسے لوگ جنہوں نے کچھ نیکیاں بھی کی ہیں اور غلطیاں بھی، اُنہیں امید دلائی گئی کہ اگر وہ آئندہ کے لئے اصلاح کرلیں اور اللہ کی راہ میں صدقہ وخیرات کریں تو اللہ اُنہیں معاف فرما دے گا۔ البتہ تین افراد ایسے تھے جو غزوہ تبوک میں شریک نہیں ہوئے۔ وہ سچے مومن تھے۔ اُنہوں نے رسول ﷺ کے پاس آکر اپنی غلطی کا اعتراف کرلیا۔ اللہ نے اُن کے لیے بخشش یا سزا کا فیصلہ مؤخر فرما دیا۔ اِس رکوع میں منافقین کی تعمیر کردہ نام نہاد مسجدِ ضرار کا بھی تذکرہ ہے جو ایک دشمنِ رسول عیسائی راہب ابو عامر کے ٹھکانہ کے لئے بنائی گئی تھی۔ ابو عامر اس نام نہاد مسجد کو اسلام دشمن سرگرمیوں کا مرکز بنانا چاہتا تھا۔ رسول ﷺ کو اِس نام نہاد مسجد میں نماز ادا کرنے سے روک دیا گیا۔ آپ ﷺ کو اِس نام نہاد مسجد کے قریب واقع مسجدِ قبا میں نماز ادا کرنے کی تلقین کی گئی۔ آگاہ کیا گیا کہ اِس مسجد کے نمازی انتہائی نیک نیت اور مخلص ہیں۔ وہ طہارت کا خاص اہتمام کرتے ہیں اور اللہ طہارت اختیار کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

رکوع ۱۴ ...... آیات ۱۱۱ تا ۱۱۸

اللہ کے ساتھ عہد اور اِس کا تقاضا

چودھویں رکوع میں ارشاد ہوا کہ اللہ نے مومنوں سے اُن کے جان اور مال جنت کے بدلے میں خرید لئے ہیں ۔وہ اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں۔ کافروں کو قتل کرتے ہیں اور خود بھی جانیں دیتے ہیں۔ گویا کلمہ پڑھنا اللہ کے ساتھ ایک عہد کرنا ہے۔ اِس عہد کا تقاضا ہے کہ ہم اللہ کے دین کے لیے اتنی فعال جدوجہد کریں کہ باطل سے ٹکرانے کے مرحلہ تک پہنچ جائیں۔ اللہ ہمیں اِس ٹکراؤ میں ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! اِس عہد کو پورا کرنے والوں کے اوصاف یہ ہیں کہ وہ اللہ کے حضور توبہ کرنے والے، رکوع کرنے والے، سجدے کرنے والے، لذاتِ دنیوی سے کنارہ کشی کرنے والے، کثرت سے اللہ کی حمد کرنے والے، نیکیوں کا حکم دینے والے، برائیوں سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اللہ کی طرف سے بشارتیں ایسے ہی مومنوں کے لیے ہیں۔
اِس رکوع میں اُن مہاجر اور انصاری صحابہؓ کی بھی مدح کی گئی جنھوں نے غزوۂ تبوک کی مشکل گھڑیوں میں نبی پاک ﷺ کا بھرپور ساتھ دیا۔ مزید فرمایا کہ اُن تین صحابہؓ کو بھی بخش دیا گیا جن کا فیصلہ مؤخر کر دیا گیا تھا۔ اُنھوں نے اللہ اور رسول ﷺ کے ساتھ وفاداری کا حق ادا کر دیا۔ اُن کا پچاس روز تک بائیکاٹ کیا گیا لیکن وہ اللہ اور رسول ﷺ کے ساتھ محبت کرتے رہے، باقاعدگی سے نمازیں ادا کرتے رہے اور دینِ اسلام کے ساتھ چمٹے رہے۔ اللہ نے اُن کی توبہ قبول فرمالی۔

رکوع ۱۵ ...... آیات ۱۱۹ تا ۱۲۲

نیک لوگوں کا ساتھ اختیار کرو

پندرہویں رکوع میں مومنوں کو ہدایت دی گئی کہ وہ اللہ کی نافرمانی سے بچیں اور اس کے لیے نیک لوگوں کا ساتھ اختیار کریں۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر مومنوں کے لیے جائز نہ تھا کہ وہ رسول ﷺ کے ساتھ نہ نکلیں اور اپنی جانوں کو اُن ﷺ کی جان پر ترجیح دیں۔ اللہ کی راہ میں اٹھائے ہوئے ہر قدم، برداشت کی گئی ہر تکلیف اور پیش کیے گئے ہر صدقہ پر بہترین اجر دیا جائے گا۔ چاہیے کہ ہر قبیلے میں سے چند افراد خود کو علمِ دین سیکھنے اور سکھانے کے لیے فارغ کریں۔

رکوع ۱۶ ...... آیات ۱۲۳ تا ۱۲۹

عادلانہ نظام اطراف کے علاقوں میں بھی قائم کرو

سولھویں رکوع میں مومنوں کو ہدایت دی گئی کہ وہ اپنے علاقوں میں دینِ اسلام کے غلبہ کے بعد اب اِس عادلانہ نظام کو اطراف کے علاقوں میں بھی قائم کریں تا کہ دیگر بندگانِ خدا بھی اِس کی برکات سے مستفید ہوسکیں۔ اِس کے بعد افسوس کیا گیا کہ جب کوئی سورۃ نازل ہوتی ہے تو منافقین طنزاً پوچھتے ہیں کہ بتاؤ اِس سورۃ سے کس کے ایمان میں اضافہ ہوا؟ فرمایا کہ جو سچے مومن ہیں، اُن کے ایمان میں اضافہ ہورہا ہے۔ البتہ جن کے دلوں میں دنیا کی محبت ہے اُن کی خباثت میں مزید اضافہ ہورہا ہے۔ آخری آیات میں مسلمانوں کو آگاہ کیا گیا کہ رسول ﷺ تم سے انتہائی محبت کرنے والے اور تمہارے لیے ہر خیر کے طلب گار ہیں۔ البتہ اگر تم نے اُن ﷺ کی دعوت پر لبیک نہ کہی تو جان لو کہ اُن ﷺ کا بھروسہ اُس اللہ پر ہے جو بڑے عظیم عرش کا مالک ہے۔

سورۂ یونس

کافروں پر اتمامِ حجت

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۱۰

مظاہرِ قدرت پر غور کر کے ایمان حاصل کرو

پہلے رکوع میں اللہ کی بے مثال قدرتوں کا بیان ہے۔ اللہ نے چھ دنوں میں زمین و آسمان بنائے، سورج اور چاند تخلیق کیے اور رات اور دن کا نظام وضع کیا۔ وہی ہے جو پوری کائنات کے معاملات کی تدبیر کر رہا ہے۔ جو لوگ قدرت کے اِن مظاہر پر غور کر کے ایمان لاتے ہیں، وہ جنت میں ہوں گے اور جو بدنصیب دنیا کے حسن میں کھو کر غافل ہیں، وہ جہنم کا نوالہ بنیں گے۔

رکوع ۲ ...... آیات ۱۱ تا ۲۰

کیا من گھڑت معبود شفاعت کریں گے؟

دوسرے رکوع میں کفار کی طرف سے رسول ﷺ سے اِس مطالبہ کا ذکر ہے کہ قرآن کو بدل ڈالیے

یا کوئی دوسرا قرآن لے آیئے جو ہمارے لیے قابلِ قبول ہو۔ رسول ﷺ سے کہا گیا کہ کفار کو بتادیں کہ یہ میرا کلام نہیں کہ میں اِسے بدل ڈالوں ۔ یہ اللہ کا کلام ہے۔ تم اللہ کے کلام کا انکار کر رہے ہو اور ساتھ ہی دعویٰ کرتے ہو کہ تمہارے خود ساختہ معبود اللہ کے ہاں تمہارے حق میں شفاعت کریں گے! اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور تمہارے تمام تصورات باطل اور بے بنیاد ہیں۔

رکوع ۳ ...... آیات ۲۱ تا ۳۰

فرشتوں اور اولیاء اللہ کا مشرکین سے اعلانِ بیزاری

تیسرے رکوع میں بیان کیا گیا کہ اللہ جب انسان کو اپنی رحمت سے نوازتا ہے تو وہ عیش میں یادِ خدا سے غافل ہوجاتا ہے ۔ البتہ جب کوئی تکلیف آتی ہے تو اب خوب اللہ کو یاد کرتا ہے ۔ جب کشتیاں سکون سے چل رہی ہوں تو لوگ اُن میں عیاشیاں کررہے ہوتے ہیں۔ پھر جب کوئی طوفان آجائے اور کشتی ڈولنے لگے تو گڑگڑا کر اللہ کو پکارتے ہیں اور وعدہ کرتے ہیں اگر اِس مصیبت سے بچ گئے تو دوبارہ اللہ کی نافرمانیاں نہیں کریں گے۔ جیسے ہی اللہ بحفاظت خشکی پر لے آتا ہے تو وہ اپنے عہد کو توڑ دیتے ہیں۔ عنقریب اُنہیں اِس بدعہدی کی سزا مل کر رہے گی۔ روزِ قیامت نیک لوگوں کے چہرے روشن ہوں گے اور وہ ابدی جنت کے مزے لوٹ رہے ہوں گے۔ نافرمانوں کے چہرے سیاہ ہوں گے اور وہ جہنم کی آگ میں جل رہے ہوں گے۔ مشرکین فرشتوں اور اولیاء اللہ کو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرا رہے ہیں۔ روزِ قیامت یہ نیک ہستیاں مشرکین سے اعلانِ بیزاری کریں گی اور کہیں گی کہ ہم اِن کی دعاؤں اور نذر و نیاز سے غافل تھے۔ اُس وقت مشرکین کو اندازہ ہوجائے گا کہ اُن کے مشرکانہ تصورات باطل اور گمراہ کن تھے۔

رکوع ۴ ...... آیات ۳۱ تا ۴۰

حق کے اعتراف پر مجبور کرنے والے سوالات

چوتھے رکوع میں مشرکین سے پوچھے گئے سوالات کا ذکر ہے۔ کون ہے جو اُنہیں آسمان و زمین سے رزق دیتا ہے؟ کون اُن کی بصارت اور سماعت کا اختیار رکھتا ہے؟ کون مردہ کو زندگی اور زندہ کو موت دیتا ہے؟ اتنی بڑی کائنات کو چلانے کی منصوبہ بندی کون کر رہا ہے؟ کون ہے

جس نے پہلی مرتبہ کسی شے کو پیدا کیا اور دوبارہ بھی پیدا کرنے کی قدرت رکھتا ہے؟ کس نے سیدھے راستہ کی ہدایت کے لیے کتابیں نازل کی ہیں؟ اِن تمام سوالوں کا جواب یہ ہے کہ یہ سب کچھ اللہ ہی کرتا ہے۔ اب غور کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک کرنے کا کیا جواز ہے؟ بلاشبہ حق کے ایسے ٹھوس دلائل پیش کرنے والا قرآنِ مجید اللہ کا کلام ہے۔ اگر کوئی سمجھتا ہے کہ یہ اللہ کا کلام نہیں تو مقابلے میں اِس جیسی ایک سورۃ ہی پیش کر کے دکھائے۔

رکوع ۵ ...... آیات ۴۱ تا ۵۳

دنیا کی زندگی کی مدت ایک گھڑی یا اِس سے بھی کم!

پانچویں رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ روزِ قیامت جب لوگوں کو اٹھایا جائے گا تو وہ محسوس کریں گے کہ دنیا کی زندگی کی مدت ایک گھڑی یا اِس سے بھی کم تھی۔ یقیناً خسارے میں رہے وہ لوگ جنھوں نے اِس قلیل مدت کی زندگی کو غفلت میں گزار دیا۔ اللہ نے تو لوگوں کی ہدایت کے لیے رسولؑ بھیجے اور لوگوں کو اصلاح کے لیے مہلت بھی دی۔ جب مہلت ختم ہوگئی تو پھر اُنہیں ملیامیٹ کر دیا گیا لیکن کسی کے ساتھ کوئی ظلم نہیں کیا گیا۔ کیا آج زمین پر بسنے والے عذاب کے منتظر ہیں؟ کیا عذاب کے آنے پر توبہ کریں گے؟ اُس وقت کی توبہ ہرگز قبول نہ کی جائے گی۔

رکوع ۶ ...... آیات ۵۴ تا ۶۰

قرآنِ کریم کی عظمت کی چار شانیں

چھٹے رکوع میں قرآنِ کریم کی عظمت کی چار شانیں بیان کی گئیں۔ یہ انسانوں کے دلوں کو غفلت سے نکالنے والی نصیحت ہے۔ اُن کی باطنی بیماریوں یعنی دنیا کی محبت سے پیدا ہونے والی برائیوں کا علاج ہے۔ انسانوں کے عقائد و اعمال کی اصلاح کے لیے ہدایت ہے۔ ایسے مومنوں کے لیے دنیا و آخرت میں رحمت کا باعث ہے جو اِس کی دی ہوئی ہدایت پر عمل کرتے ہیں۔ بلاشبہ قرآن اللہ کی رحمت اور فضل کا مظہر ہے۔ لوگوں کو چاہیے کہ وہ قرآن جیسی نعمت کے حصول پر خوشیاں منائیں۔ قرآن کو سمجھنے، اِس پر عمل کرنے، اِس کے احکامات کے نفاذ اور اِس کی تعلیمات کو دوسروں تک پہنچانے والی خدمت اُس مال و متاع سے کہیں بہتر ہے جو دنیادار لوگ جمع کرتے ہیں۔

رکوع ۷ ...... آیات ۶۱ تا ۷۰

اللہ کے نزدیک محبوب عمل، تلاوتِ قرآنِ کریم

ساتویں رکوع میں ارشاد ہوا کہ اے نبی ﷺ! آپ کسی حال میں نہیں ہوتے اور اے لوگو! تم کوئی عمل نہیں کر رہے ہوتے مگر اللہ دیکھ رہا ہوتا ہے۔ خاص طور پر ایک عمل کا نام لے کر ذکر کیا گیا اور وہ ہے تلاوتِ کلامِ پاک۔ اللہ کو یہ عمل انتہائی پسند ہے کہ اُس کا کوئی بندہ دیگر مصروفیاتِ دنیا کو چھوڑ کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کر رہا ہو۔ اِس رکوع میں مزید بیان ہوا کہ اللہ کے دوست یعنی اولیاء اللہ وہ پاکباز ہستیاں ہیں جن کے دل نورِ ایمان سے منور اور اعمال تقویٰ یعنی اللہ کی اطاعت سے مزین ہوتے ہیں۔ اُن کے لیے دنیا و آخرت میں بشارتیں ہیں۔ راضی برضائے رب کی کیفیت ہر وقت اُن کے شاملِ حال ہوتی ہے۔ نہ اُنہیں ماضی کے حادثات پر افسوس ہوتا ہے اور نہ وہ مستقبل کے اندیشوں سے پریشان ہوتے ہیں۔ اللہ ہمیں بھی ایمان اور تقویٰ کی سعادتیں عطا فرمائے۔ آمین!

رکوع ۸ ...... آیات ۷۱ تا ۸۲

فتح ہمیشہ حق کی ہوتی ہے

آٹھویں رکوع میں حضرت نوحؑ کی اپنی قوم کے ساتھ آخری گفتگو کا ذکر ہے۔ اُنہوں نے قوم سے کہا کہ اگر میری تبلیغ تمہیں ناگوار محسوس ہو رہی ہے تو پھر تم میرے خلاف جو کر سکتے ہو کر لو۔ میرا بھروسہ اللہ پر ہے۔ غور تو کرو! میری تبلیغ بڑی بے غرضی کے ساتھ ہے۔ میں نے تم سے اِس پر کوئی اجر نہیں مانگا۔ بدقسمت قوم کی اکثریت نے اُن کی دعوتِ حق کو جھٹلایا اور آخر کار ہلاکت سے دوچار ہوئی۔ دعوتِ حق قبول کرنے والے عذاب سے محفوظ رہے اور زمین کے وارث بنا دیے گئے۔ اِسی طرح حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ نے فرعون اور اُس کی قوم کو دعوتِ حق دی اور معجزات کے ذریعہ حق کا ثبوت پیش کیا۔ اُنہوں نے دعوتِ حق کا مذاق اڑایا اور معجزات کو جادو قرار دیا۔ معجزات کے مقابلے کے لیے ماہر جادوگروں کو بلایا۔ جادوگر مقابلے میں شکست سے دوچار ہوئے۔ اللہ نے حق کا حق ہونا اور باطل کا باطل ہونا ثابت کر دیا۔

رکوع ۹ ...... آیات ۸۳ تا ۹۲

بنی اسرائیل کا اوّل قبلہ خانہ کعبہ تھا

نویں رکوع میں بیان کیا گیا کہ بنی اسرائیل کے محض چند نوجوان حضرت موسیٰؑ پر ایمان لائے۔ اِس کی وجہ یہ تھی کہ اُن کے سردار فرعون کے ایجنٹ بن کر اپنی ہی قوم کے مومنوں پر ظلم وستم کررہے تھے۔ حضرت موسیٰؑ نے قوم کو صبر اور اللہ پر توکل کرنے کی تلقین کی۔ قوم نے کہا کہ ہاں! ہم اللہ پر توکل کرتے ہیں۔ اے اللہ! تو ہمیں ظالموں کے شر سے محفوظ فرما اور ہمیں اُن کے لیے ذریعہ آزمائش نہ بنا۔ اللہ نے حضرت موسیٰؑ کو حکم دیا کہ کچھ گھروں کو قبلہ رُخ بنا کر مسجد کی صورت دو اور وہاں نماز قائم کر کے اللہ سے مدد کی التجا کرو۔ اُس وقت ہیکلِ سلیمانی تو بنا ہی نہ تھا لہٰذا قبلہ سے مراد خانہ کعبہ ہے۔ گویا بنی اسرائیل کا بھی اوّل قبلہ خانہ کعبہ ہی تھا۔ حضرت موسیٰؑ نے اللہ سے فریاد کی کہ آلِ فرعون کے پاس مال، اسباب اور قوت کی فراوانی ہے جس کے ذریعہ وہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے روک رہے ہیں۔ اے اللہ! اُن کے مال واسباب کو تباہ کر دے اور اُنہیں ایمان لانے سے محروم کر دے۔ اللہ نے یہ فریاد سن لی اور فرعون کو اُس کے لشکر سمیت غرق کر دیا۔ غرق ہوتے ہوئے فرعون نے کہا کہ میں ایمان لاتا ہوں بنی اسرائیل کے معبود اللہ پر۔ اللہ نے فرمایا کہ موت سامنے آجائے تو ایمان لانا قبول نہیں کیا جاتا۔ اب تمہاری لاش کو محفوظ کر کے لوگوں کے لیے نشانِ عبرت بنا دیا جائے گا۔

رکوع ۱۰ ...... آیات ۹۳ تا ۱۰۳

کاش قوم یونسؑ کی طرح دیگر قومیں بھی توبہ کرلیتیں

دسویں رکوع میں قومِ یونس کی تحسین ہے۔ کئی قوموں نے اللہ کی نافرمانیاں کیں لیکن یہ واحد قوم تھی کہ جس نے عذاب کے آثار دیکھے تو توبہ کی اور ایمان لے آئی۔ اللہ نے اُسے معاف فر دیا اور پھر ایک مدت تک اُسے مال ومتاع سے نوازتا رہا۔ رکوع کے آخر میں دعوت دی گئی کہ دیکھو تو سہی کائنات میں اللہ کی قدرت کے کیسے کیسے مظاہر ہیں۔ اِن پر غور کر کے ایمان کی دولت حاصل کی جاسکتی ہے۔ ایمان لانے والے کامیاب اور اِس سے محروم رہنے والے برباد ہوں گے۔

رکوع ۱۱ ...... آیات ۱۰۴ تا ۱۰۹

باطل کے ساتھ سمجھوتہ نہیں ہوسکتا

مکی دور کے آخر میں سردارانِ قریش نبی اکرم ﷺ کو دعوت دے رہے تھے کہ آپ ﷺ ایک معین عرصہ تک ہمارے بتوں کی پرستش کریں۔ پھر ہم اتنے ہی عرصہ آپ ﷺ کے معبودِ واحد کی پیروی کریں گے۔ اِس رکوع میں نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ اعلان کردیں کہ میں اللہ کے سوا کسی ہستی کی پرستش نہیں کروں گا اور نہ ہی کسی ایسے معبود کو پکاروں گا جو میرے لیے کسی نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔ اللہ نے لوگوں کے لیے قرآن کی صورت میں حق نازل کردیا ہے۔ جو حق قبول کرے گا تو وہ اپنی ہی جنت کو سنوارے گا۔ جو حق قبول نہیں کرے گا وہ اپنے لیے ہی جہنم کی آگ کو بھڑکائے گا۔ نبی اکرم ﷺ کو تلقین کی گئی کہ قران کی پیروی کریں اور حق پر ڈٹے رہیں یہاں تک کہ اللہ کی طرف سے حق و باطل کے درمیان فیصلہ کردیا جائے۔

بارھواں پارہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿﴾ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿﴾

وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّھَا وَمُسْتَوْدَعَھَا ؕ کُلٌّ فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴿﴾

بارھویں پارے میں مکمل سورۂ ہود ہے جس کے ۱۰ رکوع ہیں۔ اِس کے بعد سورۂ یوسف کے ابتدائی ۶ رکوع بھی اِس پارہ میں شامل ہیں۔

سورۂ ھود

مشرکینِ مکہ کے لیے ہلاکت کی وعید

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۸

اللہ کی بندگی کرو اور اُس سے بخشش مانگو

پہلے رکوع میں قرآن مجید کی دعوت کا بیان ہے۔ ارشاد ہوا کہ قرآنِ مجید ایک ایسا کلام ہے کہ جس کا

نزول ابتدا میں چھوٹی لیکن جامع آیات کی صورت میں ہوا۔ بعد میں اِن آیات کی وضاحت نازل کردی گئی ۔قرآن کی دعوت یہ ہے کہ اللہ ہی کی بندگی کرواور اُس سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگو۔اللہ تمہیں بھرپور اَجر سے نوازے گا۔ اگر تم نے یہ دعوت قبول نہ کی تو اللہ تمہیں بڑے عذاب سے دوچار کرے گا۔اللہ نے کائنات کو چھ دنوں میں بنایا۔ انسانوں کو اِس لیے بنایا تاکہ اُن کا امتحان ہو کہ اُن میں سے کون عمل کے اعتبار سے اچھا ہے؟ امتحان کا نتیجہ روزِ قیامت ظاہر ہوگا۔ کافر اِن باتوں کا مذاق اڑاتے ہیں اور بڑے تکبر سے کہتے ہیں کہ ہم پر عذاب کیوں نہیں آتا؟ عنقریب اُن پر عذاب آئے گا اور وہی آفت اُنہیں گھیر لے گی جسے وہ مذاق سمجھ رہے ہیں۔

رکوع ۲ ...... آیات ۹ تا ۲۴

اللہ کے ہر فیصلہ پر راضی رہو

دوسرے رکوع میں ارشاد ہوا کہ انسان پر جب نعمت آتی ہے تو وہ اتراتا ہے اور جب تکلیف آتی ہے تو انتہائی مایوس ہو کر بجھ جاتا ہے۔اللہ کے محبوب بندے نعمتوں پر شکر اور تکالیف پر صبر کرتے ہیں۔گویا وہ اللہ کے ہر فیصلے پر راضی رہتے ہیں۔ اگر کوئی سمجھتا ہے کہ قرآن اللہ کا کلام نہیں تو پھر مقابلہ میں قرآن جیسی دس سورتیں لے آئے اور جس کو بلاسکتا ہے مدد کے لئے بلالے۔قرآن جیسا کلام کوئی نہیں لاسکتا، اِس لیے کہ اِسے اللہ نے اپنے علمِ کامل کی بنیاد پر نازل کیا ہے۔مزید فرمایا کہ دنیا کے طلب گاروں کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ آخرت کا اجر اُن کے لیے ہے جو نہ صرف اُس کے طلب گار ہوں بلکہ اُس کی تیاری کے لیے بھرپور کوشش کررہے ہوں۔ ایسے ظالموں کے لیے بدترین عذاب ہوگا جو اللہ کی اطاعت سے لوگوں کو روکتے ہیں اور اللہ کے احکامات پر اعتراض کرتے ہیں۔ اِس کے برعکس ایمان لانے والے اور نیکیاں کرنے والے شاندار بدلہ پائیں گے۔ پہلا گروہ اندھا اور بہرہ ہے اور دوسرا گروہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ یہ دونوں گروہ برابر نہیں ہوسکتے۔

رکوع ۳ ...... آیات ۲۵ تا ۳۵

قومِ نوحؑ کی ہٹ دھرمی

تیسرے رکوع میں حضرت نوحؑ کی قوم کی ہٹ دھرمی کا بیان ہے۔حضرت نوحؑ نے قوم کو اللہ کی

بندگی کی دعوت دی۔قوم کے سرداروں نے کہا کہ آپ کی رسالت کا دعویٰ جھوٹا ہے اور آپ کی پیروی کرنے والے ہمارے معاشرے کے کمتر اور گھٹیا لوگ ہیں۔ہم ہرگز آپ کی بات نہ مانیں گے۔حضرت نوحؑ نے کہا میں نے تمہارے درمیان ایک پاکیزہ زندگی بسر کی ہے۔پھر اللہ نے مجھے چن لیا اور مجھ پر وحی نازل کی۔میں تم سے اِس تبلیغ پر کوئی نذرانہ نہیں مانگ رہا۔میں تمہارے کہنے پر ہرگز ہرگز ایمان لانے والے فقراء اور درویشوں کو اپنے پاس سے دور نہیں کروں گا۔میں نے کبھی دعویٰ نہیں کیا کہ میرے پاس اللہ کی رحمت کے خزانے ہیں، میں غیب کی باتیں جانتا ہوں اور نہ میں نے یہ کہا ہے کہ میں فرشتہ ہوں۔میں تو ایک انسان ہوں لیکن اللہ نے مجھے رسالت کے لیے چنا ہے۔قوم نے اُن کی دعوت کو جھٹلا دیا اور عذاب لانے کا مطالبہ کرنے لگی۔

رکوع ۴ ...... آیات ۳۶ تا ۴۹

مجرم اولاد کا نیک والد سے کوئی تعلق نہیں

چوتھے رکوع میں حضرت نوحؑ کو آگاہ کر دیا گیا کہ آپ کی قوم کا مزید کوئی فرد ایمان نہیں لائے گا۔اب اِن پر عذاب نازل ہوگا۔آپ اہلِ ایمان کے لیے ایک کشتی بنایئے۔حضرت نوحؑ کشتی بنا رہے تھے اور قوم کے سردار آپؑ کا مذاق اڑا رہے تھے۔آپؑ نے فرمایا کہ عنقریب ہم تمہارا مذاق اڑائیں گے۔جب اللہ کی طرف سے عذاب کا فیصلہ آیا تو آسمان سے بارش نازل ہونا شروع ہوئی اور زمین سے پانی ابلنے لگا۔حضرت نوحؑ نے تمام اہلِ ایمان اور ہر مخلوق کے ایک ایک جوڑے کو کشتی میں سوار کر لیا۔پانی کی مقدار اِس قدر بڑھ گئی کہ اُس نے ایک ایسے طوفان کی صورت اختیار کر لی جس سے پہاڑ جیسی بلند موجیں پیدا ہو گئیں۔کشتی میں سوار ہونے والے محفوظ رہے اور باقی پوری قوم پانی میں غرق ہو گئی۔حضرت نوحؑ کے چار بیٹوں میں سے ایک کافر تھا۔اُس نے کشتی میں آنے سے انکار کیا اور کفار کے ساتھ غرق ہو گیا۔حضرت نوحؑ نے دعا کی کہ اے اللہ! میرے بیٹے کو بچا لے۔اللہ نے جواب دیا کہ اُس کا تم سے کوئی تعلق نہیں۔اُس کا عمل برا تھا۔بقول اقبال ؎

باپ کا علم نہ بیٹے کو اگر ازبر ہو
پھر پسر قابلِ میراثِ پدر کیونکر ہو؟

رکوع ۵ ...... آیات ۵۰ تا ۶۰

حق کو جھٹلانے کا برا انجام

پانچویں رکوع میں قومِ عاد کا ذکر ہے۔ حضرت ہودؑ نے قوم کو اللہ کی بندگی اور اُس سے بخشش مانگنے کی دعوت دی۔ ساتھ ہی بشارت سنائی کہ اگر تم نے میری بات مان لی تو اللہ تم پر رحمتوں کی بارشوں برسائے گا اور تمہاری قوت میں اضافہ فرمادے گا۔ قوم نے توہین آمیز انداز میں اُن کی بات کو جھٹلا دیا اور کہا کہ لگتا ہے کہ ہمارے معبودوں نے آپ کے اوپر کوئی برا اثر ڈال دیا ہے۔ حضرت ہودؑ نے فرمایا کہ گواہ رہو کہ میں تمہارے معبودوں سے اعلانِ براءت کرتا ہوں۔ میں نے تم تک حق بات پہنچادی ہے۔ تم نے اِسے نہیں مانا۔ اب اللہ کی طرف سے عذاب کے لیے تیار ہو جاؤ۔ آخر کار ایک رسوا کن عذاب نے حق بات جھٹلانے والوں کو تباہ کر دیا۔

رکوع ۶ ...... آیات ۶۱ تا ۶۸

گمراہ آباءواجداد کی پیروی کا انجام

چھٹے رکوع میں قومِ ثمود کی بربادی کی داستان ہے۔ حضرت صالحؑ نے اِس قوم کو توحید کی دعوت دی لیکن قوم نے آباءواجداد کے من گھڑت معبودوں کو چھوڑنے سے انکار کر دیا۔ اللہ نے اپنی قدرت کی نشانی کے طور پر اُس قوم کے سامنے ایک اونٹنی پہاڑ سے برآمد کی اور اُنہیں خبردار کیا کہ اِس اونٹنی کو بری نیت سے ہاتھ نہ لگانا۔ قوم نے اونٹنی کو ہلاک کر دیا۔ تین دن بعد اللہ کا عذاب آ گیا اور پوری قوم ایک زلزلہ سے ہلاک کر دی گئی۔ اللہ نے حضرت صالحؑ اور اہلِ ایمان کو محفوظ رکھا۔

رکوع ۷ ...... آیات ۶۹ تا ۸۳

ہم جنس پرستی کی عبرت ناک سزا

ساتویں رکوع میں اُس واقعہ کا بیان ہے کہ جب فرشتے خوب صورت لڑکوں کی شکل میں حضرت ابراہیمؑ اور اُن کی زوجہ کے پاس آئے اور اُنہیں بشارت دی کہ اللہ اُنہیں ایک بیٹا اور بعد میں اُس بیٹے سے ایک پوتا عطا کرنے والا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کی زوجہ نے پوچھا کہ میرے ہاں بیٹا کیسے پیدا ہوگا جبکہ میں بانجھ ہوں اور میرے شوہر بوڑھے ہیں۔ فرشتوں نے بتایا کہ اللہ جو چاہے

سو کر سکتا ہے۔ پھر یہی فرشتے حضرت لوطؑ کے پاس پہنچے۔ حضرت لوطؑ کی قوم ہم جنس پرستی کے گناہ میں مبتلا تھی۔ لڑکوں کی آمد کی اطلاع پا کر قوم بڑی خوش ہوئی اور آ کر حضرت لوطؑ کے گھر کو گھیر لیا۔ حضرت لوطؑ نے قوم کو شرم ناک فعل کے ارادے سے باز آنے کی تلقین کی لیکن قوم نے اُن کی بات نہ مانی۔ حضرت لوطؑ نے کہا کہ کاش میرے پاس تم سے مقابلہ کرنے کی قوت ہوتی۔ فرشتوں نے اُن سے کہا کہ آپ گھبرایئے نہیں! آج رات اپنے گھر والوں کو لے کر بستیوں سے نکل جایئے۔ اُن کی بیوی کے سوا تمام اہلِ خانہ نکل گئے۔ بدقسمت بیوی کی ہمدردیاں فاسق قوم کے ساتھ تھیں اور وہ قوم کے ساتھ عذاب سے دوچار ہوئی۔ اللہ نے اُس قوم کی بستیوں کو الٹ دیا اور پھر پتھروں کی بارش سے پوری قوم کو ہلاک کر دیا۔

رکوع ۸ ...... آیات ۸۴ تا ۹۵

حرام خوری کا برا انجام

آٹھویں رکوع میں قومِ شعیبؑ پر عذاب کا ذکر ہے۔ حضرت شعیبؑ نے اپنی قوم کو توحید کی دعوت دی، شرک، ناپ تول میں کمی اور راستوں میں مسافروں کو لوٹنے سے منع کیا۔ قوم نے اُن کی دعوت کو بڑے تکبر سے ٹھکرا دیا۔ اللہ نے زلزلہ کے ذریعہ اُسے تباہ و برباد کر دیا۔

رکوع ۹ ...... آیات ۹۶ تا ۱۰۹

من گھڑت معبود ہلاکت سے نہ بچا سکے

نویں رکوع میں بیان کیا گیا کہ حضرت موسیٰؑ نے آلِ فرعون کو توحید کی دعوت دی۔ آلِ فرعون نے حضرت موسیٰؑ کی بات نہیں مانی بلکہ فرعون کی پیروی کی۔ روزِ قیامت وہ فرعون کے پیچھے پیچھے آئیں گے اور وہ اُنہیں جہنم کے اندر لا گرائے گا۔ اللہ نے ماضی میں کئی قوموں کو ہلاک کیا۔ کسی قوم کے من گھڑت معبود اُسے ہلاکت سے نہ بچا سکے۔ جب قیامت قائم ہوگی تو انسان دو طرح کے گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک گروہ بدبختوں کا ہوگا جو جہنم میں چیخ و پکار کرتا رہے گا۔ دوسرا گروہ خوش نصیبوں کا ہوگا جو جنت کی دائمی نعمتوں سے لطف اندوز ہوگا۔ اللہ ہمیں اِسی گروہ میں شامل فرمائے۔ آمین!

رکوع۱۰ ...... آیات۱۱۰ تا ۱۲۳

عذاب سے کون لوگ بچ جاتے ہیں؟

دسویں رکوع میں اہلِ ایمان کوتلقین کی گئی کہ وہ حق پر ڈٹے رہیں اور باطل کے ساتھ کسی قسم کا سمجھوتہ نہ کریں۔نماز قائم کریں اورنیکیوں میں سبقت کریں۔نیکیاں برائیوں کے اثرات کومٹا دیتی ہیں۔صبر کرتے رہیں، اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔مزید ارشاد ہوا کہ ایسا کیوں نہ ہوا کہ جن قوموں کو ہلاک کیا گیا، اُن میں ایسے نیک لوگ ہوتے جولوگوں کو برائیوں سے روکتے۔ایسے لوگ تھے مگر بہت کم جنہیں ہلاکت سے بچالیا گیا۔

سورۂ یوسف

علم وحکمت سے معمور حسین واقعہ

رکوع۱ ...... آیات۱ تا ٦

حاسد کے سامنے اپنی خوبی کا ذکر نہ کرو

پہلے رکوع میں حضرت یوسفؑ کے ایک خواب کا ذکر ہے۔اُنہوں نے خواب میں دیکھا کہ گیارہ ستارے،سورج اور چاند اُن کوسجدہ کررہے ہیں۔اُنہوں نے جب اپنے والد حضرت یعقوبؑ کواپنا خواب سنایا تو اُنہوں نے فرمایا کہ اللہ تمہیں عظیم مقام ومرتبہ پر سرفراز فرمائے گا۔البتہ اِس خواب کا ذکر اپنے سوتیلے بھائیوں سے نہ کرنا۔وہ تم سے حسد کرتے ہیں اور حسد کی آگ میں جل کر تمہارے خلاف کوئی سازش کریں گے۔یہ اصل میں شیطان ہے جو انسانوں کا دشمن ہے اور اُن کے درمیان حسد اور دشمنی پیدا کرتا ہے۔

رکوع۲ ...... آیات۷ تا ۲۰

بھائیوں کی سازش، اللہ کی بشارت

دوسرے رکوع میں حضرت یوسفؑ کے خلاف ایک سازش کا ذکر ہے۔اُن کے بھائیوں نے باہم شکایت کی کہ ہم بڑے ہیں اور کام کاج ہم کرتے ہیں لیکن ہمارے والد کی زیادہ توجہ

چھوٹے بھائی یوسفؑ پر ہے۔ والد کی شفقت حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم یوسفؑ کو اُن سے دور کر دیں۔ اُنہوں نے بہانے سے والد صاحب سے اجازت لی اور یوسفؑ کو اپنے ساتھ جنگل لے گئے۔ پھر اُنہیں ایک خشک کنویں میں ڈال دیا۔ ایسے میں اللہ نے حضرت یوسفؑ کو الہام کے ذریعے سے بشارت دی کہ تم ایک روز بھائیوں سے اُن کی اِس ظالمانہ حرکت کے بارے میں باز پرس کرو گے۔ اُن کے بھائی رات گئے گھر واپس آئے اور والد صاحب کے سامنے جھوٹ بولا کہ یوسفؑ کو بھیڑیا کھا گیا ہے۔ یعقوبؑ سمجھ گئے کہ یہ خبر صاف جھوٹ ہے۔ اُنہوں نے اللہ سے صبر کی توفیق مانگی۔ ایک قافلے کا کنویں کے پاس سے گزر ہوا۔ وہ یوسفؑ کو مصر لے گیا۔ وہاں کے ایک منصب دار عزیزِ مصر نے اُنہیں خرید لیا۔

رکوع ۳ ...... آیات ۲۱ تا ۲۹

اللہ نیک بندوں کی گناہوں سے حفاظت فرماتا ہے

تیسرے رکوع میں حضرت یوسفؑ پر اللہ کی عنایات کا بیان ہے۔ عزیزِ مصر کے گھر میں ماہرین جمع ہوتے اور شہر کے مسائل پر غور کر کے اُن کا حل تلاش کرتے۔ طرح طرح کے مسائل پر اِس طرح سے بحث سننے سے حضرت یوسفؑ کی تربیت ہوئی اور اُنہیں رفتہ رفتہ باتوں کی تہہ تک پہنچنے کا فہم حاصل ہو گیا۔ پھر اللہ نے اپنے خاص فیض سے اُنہیں خوابوں کی تعبیر بھی سکھائی۔ جب یوسفؑ جوان ہوئے تو عزیزِ مصر کی بیوی نے اُن کی خوبصورتی سے متأثر ہو کر اُنہیں دعوتِ گناہ دی۔ یوسفؑ نے گناہ سے بچنے کے لیے اللہ کی پناہ طلب کی۔ اللہ نے اُن کی حفاظت فرمائی۔ عزیزِ مصر کی بیوی نے یوسفؑ پر برے فعل کا ارادہ کرنے کی تہمت لگائی لیکن اللہ نے آپؑ کی پاکیزگی بڑے واضح ثبوت کے ساتھ ظاہر فرما دی۔

رکوع ۴ ...... آیات ۳۰ تا ۳۵

حضرت یوسفؑ کا مثالی پاکیزہ کردار

چوتھے رکوع میں بیان کیا گیا کہ مصر میں بڑے افسران کی بیگمات نے حیرت کا اظہار کیا کہ عزیزِ مصر کی بیوی اپنے ایک غلام پر فدا ہو گئی ہے۔ عزیزِ مصر کی بیوی کو جب اِس کا علم ہوا تو اُس نے

اُن بیگمات کو گھر پر مدعو کیا۔ اُن کے سامنے پھل رکھے اور اُنہیں چھریاں دیں تا کہ پھل کاٹ کاٹ کر کھائیں۔ تب یوسفؑ کو اُن کے سامنے سے گزرنے کے لیے کہا۔ جیسے ہی بیگمات نے یوسفؑ کو دیکھا تو پکار اُٹھیں کہ ارے یہ تو کوئی فرشتہ ہے! اُنہوں نے جان بوجھ کر اپنے ہاتھ کاٹ لیے تا کہ یوسفؑ اُن کی طرف متوجہ ہوں۔ یوسفؑ نے دعا کی کہ اے اللہ! یہ سب مجھے گناہ کی طرف مائل کر رہی ہیں، اگر تو نے میری حفاظت نہ کی تو میں تو اِن کی طرف مائل ہو کر نا کام ہو جاؤں گا۔ اللہ نے اُن کی دعا قبول فرمائی۔ جب افسرانِ شہر نے محسوس کیا کہ ہماری عورتیں یوسفؑ پر فدا ہیں تو اُنہیں قابو کرنے کے بجائے حضرت یوسفؑ کو قید خانے میں ڈال دیا۔

رکوع ۵ ...... آیات ۳۶ تا ۴۲

قید خانہ میں یوسفؑ کا پُر حکمت وعظ

پانچویں رکوع میں دونو جوان قیدیوں کے سچے خوابوں کا ذکر ہے۔ اِن میں سے ایک ساقی تھا جو بادشاہ کو شراب پلانے کی خدمت انجام دیتا تھا اور دوسرا شاہی باورچی تھا۔ الزام تھا کہ اُن دونوں میں سے کسی ایک نے بادشاہ کو زہر دینے کی کوشش کی ہے۔ پہلے نے خواب دیکھا کہ وہ انگور نچوڑ کر شراب بنا رہا ہے اور دوسرے نے دیکھا کہ اُس کے سر پر روٹیوں کا ایک برتن ہے، جس میں سے پرندے کھا رہے ہیں۔ اُنہوں نے یوسفؑ سے درخواست کہ ہمیں خوابوں کی تعبیر بتایئے۔ آپؑ نے فرمایا کہ مجھے خوابوں کی تعبیر کا علم اللہ نے سکھایا ہے۔ میں اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا اور آخرت پر ایمان رکھتا ہوں۔ توحید کا عقیدہ تمام انسانوں کے لیے بہت بڑی نعمت ہے۔ یہ عقیدہ در در پر سر جھکانے، اسباب کے خوف اور دوسروں کی خوشامد و چاپلوسی کی ذلت سے بچاتا ہے۔ بقول اقبال:

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات

اللہ ہی معبودِ حقیقی ہے اور اُس نے حکم دیا ہے کہ اُس کے سوا کسی کی بندگی نہ کی جائے۔ پھر اُنہوں نے خوابوں کی تعبیر بتائی۔ ساقی الزام سے بری ہو جائے گا اور دوبارہ جا کر بادشاہ کی خدمت کرے گا۔ باورچی پر الزام ثابت ہوگا۔ اُسے صلیب پر لٹکایا جائے گا اور پرندے اُس کے سر

میں سے مغز نوچ نوچ کر کھائیں گے۔ یوسفؑ نے ساقی سے کہا کہ بادشاہ سے میرا ذکر کرنا کہ مجھے بے قصور قید میں ڈال دیا گیا ہے۔ ساقی بادشاہ کے سامنے آپؑ کا ذکر کرنا بھول گیا۔

رکوع ۶ ...... آیات ۴۳ تا ۴۹

حضرت یوسفؑ کی اعلیٰ ظرفی

چھٹے رکوع میں بادشاہ کا خواب مذکور ہے۔ بادشاہ نے دیکھا کہ سات موٹی گائیں ہیں جنہیں سات دبلی گائیں کھا جاتی ہیں۔ اناج کی سات پھلیاں سبز ہیں اور سات خشک۔ بادشاہ کے دربار میں موجود کوئی بھی سردار اِس خواب کی تعبیر نہ بتا سکا۔ ساقی بادشاہ کی اجازت سے حضرت یوسفؑ کے پاس خواب کی تعبیر پوچھنے کے لیے آیا۔ حضرت یوسفؑ نے اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ساقی سے کوئی شکایت نہیں کی کہ تم نے میرے بلاقصور قید ہونے کے بارے میں بادشاہ کو کیوں نہیں بتایا؟ خواب کی تعبیر یہ بتائی کہ سات سال خوشحالی کے آئیں گے جس میں کثرت سے پیداوار ہوگی۔ اِن سالوں میں اناج کے دانے پھلیوں سے صرف اُس قدر نکالے جائیں جو خوراک کے لیے ضروری ہوں۔ اِس کے بعد سات سال خشک سالی کے آئیں گے۔ اب پھلیوں میں محفوظ دانے استعمال کر لیے جائیں، البتہ کچھ چھوڑ دیے جائیں تاکہ آئندہ بیج کے لیے استعمال کیے جاسکیں۔ پھر ایک ایسا سال آئے گا جس میں خوب بارش ہوگی اور بڑی عمدہ پیداوار ہوگی۔ گویا حضرت یوسفؑ نے مسئلہ بھی بتایا اور مسئلہ کا حل بھی تجویز فرما دیا۔

تیرہواں پارہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿﴾ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿﴾

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ ؕ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿﴾

تیرہواں پارہ سورۂ یوسف کے آخری ۶ رکوعوں یعنی رکوع ۷ تا ۱۲، سورۂ رعد اور سورۂ ابراہیم پر مشتمل ہے۔ سورۂ رعد میں ۶ رکوع جبکہ سورۂ ابراہیم میں ۷ رکوع ہیں۔

رکوع ۷ ...... آیات ۵۰ تا ۵۷

رہائی سے زیادہ اہم پاک دامنی کی تصدیق ہے

ساتویں رکوع میں یہ مضمون بیان ہوا کہ جب ساقی نے بادشاہ کو یوسفؑ کی بیان کردہ خواب کی تعبیر بتائی تو وہ بہت متأثر ہوا۔ اُس نے کہا کہ یوسفؑ کو میرے پاس لے آؤ۔ یوسفؑ نے قید خانہ سے باہر آنا قبول نہ کیا۔ مطالبہ کیا کہ پہلے تحقیق کی جائے کہ مجھے کیوں قید خانہ میں ڈالا گیا؟ بادشاہ نے تمام بیگمات کو بلایا اور اُن سے یوسفؑ کا قصور پوچھا۔ سب نے اعتراف کیا کہ حضرت یوسفؑ بے قصور اور بڑے پاکیزہ کردار کے حامل ہیں۔ اب بادشاہ نے کہا کہ یوسفؑ کو میرے پاس لے آؤ، میں اُنہیں اپنے مقربین میں شامل کرلوں گا۔ یوسفؑ نے بادشاہ کے پاس پہنچ کر فرمایا کہ مجھے زمین کے خزانوں پر مامور کر دیا جائے۔ میں ان شاءاللہ عمدگی سے اِن خزانوں کی حفاظت کروں گا۔ یوں یوسفؑ کو بادشاہ کے پاس ایک خاص منصب حاصل ہو گیا۔

رکوع ۸ ...... آیات ۵۸ تا ۶۸

اخلاق کی بلندی اور صلہ رحمی کی اعلیٰ مثال

آٹھویں رکوع میں بیان کیا گیا کہ خوشحالی کے ۷ سال گزرنے کے بعد جب خشک سالی کے سال آئے تو دور دراز کے علاقوں تک یہ خبر جا پہنچی کہ مصر میں خوراک کے ذخائر محفوظ ہیں۔ حضرت یوسفؑ کے بھائی خوراک کے حصول کے لیے فلسطین سے مصر آئے۔ یوسفؑ نے بھائیوں کو پہچان تو لیا لیکن اُن کے اخلاق کی بلندی دیکھیے کہ کسی انتقامی جذبہ کا اظہار تک نہیں کیا۔ بھائیوں نے اپنے لیے خوراک کا راشن حاصل کیا اور چھوٹے بھائی بن یامین کے لیے بھی جو یوسفؑ کا سگا بھائی تھا۔ وہ اُن کے ساتھ نہ آیا تھا۔ حضرت یوسفؑ نے آئندہ اُسے بھی ساتھ لانے کی تاکید کی۔ مزید یہ کہ صلہ رحمی کرتے ہوئے خوراک کی جو قیمت اپنے بھائیوں سے وصول کی تھی، اُسے واپس بھائیوں کے سامان میں رکھوا دیا۔ جب یوسفؑ کے بھائی واپس لوٹے تو اُنہوں نے اپنے والد سے درخواست کی آئندہ بن یامین کو بھی ہمارے ساتھ بھیجیے گا۔ یعقوبؑ نے کہا کہ میں تم پر اعتماد نہیں کرسکتا کیوں کہ اِس سے قبل تم یوسفؑ کے حوالے سے میرے اعتماد کو ٹھیس پہنچا چکے ہو۔

البتہ جب اُن کے بیٹوں نے اپنے سامان میں دیکھا کہ اداشدہ قیمت واپس کردی گئی ہے تو والد صاحب سے عرض کی کہ ایسا نفع کا معاملہ کیوں نہ دوبارہ کیا جائے۔ بہرحال جب اُنھوں نے یعقوبؑ کے سامنے اللہ کو ضامن بنا کر عہد کیا کہ وہ بن یامین کی ہر ممکن حفاظت کریں گے تو حضرت یعقوبؑ نے بن یامین کو مصر بھیجنے کی اجازت مرحمت فرمادی۔

رکوع ۹ ...... آیات ۶۹ تا ۷۹

تقدیر کا حیران کن فیصلہ

نویں رکوع میں حضرت یوسفؑ کے بھائیوں کی اپنے چھوٹے بھائی سمیت مصر میں آمد کا بیان ہے۔ حضرت یوسفؑ نے تمام بھائیوں کے لیے الگ الگ تھیلوں میں خوراک لے جانے کا انتظام فرمادیا۔ پھر اللہ کے حکم سے اُس پیالے کو بن یامین کے سامان میں رکھ دیا جس کے ذریعے خوراک ناپ کردی جاتی تھی۔ پیالہ غائب ہونے پر خوراک تقسیم کرنے والے کارندوں کو تشویش ہوئی اور اُنھوں نے یوسفؑ کے بھائیوں پر پیالہ چوری کرنے کا الزام لگادیا۔ بھائیوں نے اِس الزام کی تردید کی۔ ساتھ ہی کہا کہ اگر ہم میں سے کسی کے تھیلے سے مسروقہ پیالہ برآمد ہو تو تم اُسے اپنا غلام بنالینا۔ پیالہ بن یامین کے تھیلے سے برآمد ہوا اور یوں تقدیر نے بن یامین کے لیے مصر میں حضرت یوسفؑ کے پاس ٹھہرنے کی سبیل کردی۔ وہ بادشاہ کے قانون کے تحت بھائی کو مصر میں نہیں روک سکتے تھے۔ بھائیوں نے حضرت یوسفؑ سے درخواست کی کہ بن یامین کی جگہ کسی اور بھائی کو بطورِ سزا مصر میں روک لیا جائے۔ حضرت یوسفؑ نے ایسا کرنے سے انکار کردیا۔

رکوع ۱۰ ...... آیات ۸۰ تا ۹۳

اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو

دسویں رکوع میں بیان کیا گیا کہ جب یوسفؑ کے بھائیوں نے واپس جا کر تمام ماجرا اپنے والد کو سنایا تو اُنھیں شدید صدمہ پہنچا۔ مسلسل رونے کی وجہ سے اُن کی بینائی جاتی رہی تھی۔ اُنھوں نے شدتِ غم کے باوجود امید کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اور اپنے بیٹوں کو حکم دیا کہ جاؤ اور تلاش کرو یوسفؑ اور اُس کے بھائی کو اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا۔ بے شک اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتے مگر کافر۔ حضرت یوسفؑ کے بھائی تیسری بار اُن کے سامنے حاضر ہوئے تو

اپنے خاندان والوں کے رنج والم کا ذکر کیا اور التجا کی کہ اُن کے پاس اب خوراک کے حصول کے لیے مطلوبہ قیمت بھی نہیں ہے، لہٰذا دستیاب قیمت قبول کر کے خوراک کا کچھ حصہ قیمتاً اور بقیہ حصہ صدقہ کے طور پر دے دیا جائے۔ حضرت یوسفؑ اپنے بھائیوں کی لاچارگی کی یہ کیفیت برداشت نہ کر سکے اور اُن سے پوچھا کہ تم نے اپنے دورِ جاہلیت میں یوسف اور اُس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا تھا؟ بھائیوں نے حیرت سے پوچھا کیا آپ یوسف ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا جی ہاں! بھائیوں نے حضرت یوسفؑ سے اپنے کیئے کی معافی مانگی۔ حضرت یوسفؑ نے بھائیوں کو معاف کر دیا۔ اُنہیں اپنا کُرتا دیا اور فرمایا کہ اِسے جا کر والد صاحب کے چہرے پر ڈال دو۔ اِس کُرتے سے اُنہیں میری خوشبو محسوس ہو گی اور اُن کی بینائی لوٹ آئے گی۔

رکوع ۱۱ ...... آیات ۹۴ تا ۱۰۴

حضرت یوسفؑ کے خواب کی تعبیر

گیارہویں رکوع کا مضمون یہ ہے کہ یوسفؑ کے بھائی واپس گئے اور اُن کا کرتا یعقوبؑ کے چہرے پر ڈالا تو اُن کی بینائی پھر سے لوٹ آئی۔ حضرت یعقوبؑ اپنے پورے خاندان کے ساتھ فلسطین سے مصر منتقل ہو گئے۔ یوسفؑ نے اپنے والدین کا خاص اکرام کیا اور اُنہیں اپنے ساتھ تخت پر بٹھا لیا۔ یوسفؑ اب مصر کے بادشاہ بن چکے تھے، لہٰذا بادشاہ کے سامنے، اُن کے والد، والدہ اور تمام بھائیوں نے سجدۂ تعظیمی کیا۔ گویا اُس وقت شریعت میں سجدۂ تعظیمی کی اجازت تھی۔ یہ تھی یوسفؑ کے خواب کی تعبیر کہ سورج، چاند اور گیارہ ستارے اُن کو سجدہ کر رہے ہیں۔

رکوع ۱۲ ...... آیات ۱۰۵ تا ۱۱۱

صبر اور تقویٰ سرخرو کر دیتا ہے

آخری رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ آسمان و زمین میں بے شمار نشانیاں ہیں جو لوگ دیکھتے ہیں لیکن اُن سے حق کی معرفت حاصل نہیں کرتے۔ اکثر لوگ اللہ پر ایمان لے آتے ہیں لیکن ساتھ ہی شرک بھی کیے جاتے ہیں۔ شرک سے روکنا اور صرف اللہ ہی کی بندگی کی دعوت دینا نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کی اتباع کرنے والوں کا راستہ ہے۔ یہ عمل لوگوں کو دائمی عذاب سے بچانے والا اور داعی کے لیے صدقۂ جاریہ ہے۔ قرآنِ حکیم کے بیان کردہ واقعات میں لوگوں کے لیے درسِ

عبرت ہے۔حضرت یوسفؑ کو حاسدین نے کنوئیں میں ڈال دیا لیکن بعد میں عاجزی کے ساتھ اُن کے سامنے حاضر ہوئے۔اِسی طرح مکہ والے نبی اکرم ﷺ کو مکہ سے ہجرت پر مجبور کریں گے لیکن ایک روز اُن کے سامنے ندامت کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔اللہ کی سنت ہے کہ وہ تقویٰ اور صبر کی صفات رکھنے والوں کو ہی سرخرو کرتا ہے۔

سورۃ الرعد

حق اور باطل میں تمیز

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۷

اللہ کی قدرت کے بے مثال شاہکار

پہلے رکوع میں اللہ کی قدرت کے کئی شاہکاروں کا ذکر ہے۔بغیر ستونوں کے وسیع اور بلند آسمان،اتنی بڑی کائنات کے نظام کی تدبیر،سورج اور چاند کی ایک خاص ضابطہ کے تحت گردش، وسیع وعریض پھیلی ہوئی زمین،اونچے اونچے پہاڑ، جوش سے بہتے ہوئے دریا اور نہریں، ہر طرح کے پھل اور میووں کے جوڑے،ایک ہی جڑ سے نکلنے والے کھجور کے دو درختوں کے پھلوں کے مختلف ذائقے،رات اور دن کا الٹ پھیر، زمین کی مختلف قطعات میں تقسیم،کہیں کھیت ،کہیں باغات اور کہیں معدنیات، بلاشبہ اللہ کی قدرت کے بے مثال شاہکار ہیں۔یہ سب اللہ کی معرفت اور اُس کے لیے شکر کے جذبات پیدا کرنے کا بڑا مؤثر ذریعہ ہیں۔تعجب ہے کافروں کے اِس اعتراض پر کہ اللہ انسان کو مرنے کے بعد دوبارہ کیسے زندہ کرے گا؟ ایسے لوگ اصل میں اللہ کے ہر چیز پر قادر ہونے کا یقین نہیں رکھتے۔اللہ تو اُن پر رحم کرنا چاہتا ہے لیکن یہ ہٹ دھرمی سے اُس کے عذاب کو دعوت دے رہے ہیں۔

رکوع ۲ ...... آیات ۸ تا ۱۸

حق اور باطل کے لیے مثال

دوسرے رکوع میں حق و باطل کو ایک مثال کے ذریعہ واضح کیا گیا۔وہ مثال ہے پانی پر ابھر کر آنے والے جھاگ کی یا دھاتوں کو پگھلاتے وقت اُن پر پیدا ہونے والے جھاگ کی۔ پانی یا دھات

باقی رہتے ہیں جو انسان کے لیے مفید ہیں۔ جھاگ سوکھ کر اڑ جاتا ہے۔ اِس مثال میں پانی یا دھات حق ہے اور جھاگ باطل۔ بقا صرف حق کے لیے ہے۔ باطل کبھی کھڑا نہیں رہ سکتا جھاگ کی طرح مٹ جاتا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی اہلِ حق نے پامردی دکھائی، باطل نیست و نابود ہو کر رہا۔ حق کا ساتھ دینے والوں کے لیے اللہ کے ہاں بہترین بدلہ ہے۔ باطل کا ساتھ دینے والوں کے لیے بدترین انجام ہے۔ اُن کی طرف سے کوئی بھی شے بطورِ فدیہ قبول نہیں کی جائے گی۔ اُن کا ٹھکانہ جہنم ہے جو بہت ہی بری جگہ ہے۔

رکوع ۳...... آیات ۱۹ تا ۲۶

حق کا ساتھ دینے والوں کی صفات

تیسرے رکوع میں حق کا ساتھ دینے والوں کی صفات کا بیان ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ہمارے لیے حق کی معرفت کا ذریعہ صرف قرآن ہے۔ وہ اللہ کے ساتھ عہدِ بندگی کی پاسداری کرتے ہیں۔ اپنے وعدوں کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔ اُس تعلق کو قائم رکھتے ہیں جسے اللہ نے قائم رکھنے کا حکم دیا ہے۔ ہر وقت اپنے رب سے ڈرتے رہتے ہیں۔ اللہ کی رضا کی خاطر حق کی راہ میں آنے والی مشکلات پر صبر کرتے ہیں۔ نماز قائم کرتے ہیں۔ اللہ کی راہ میں کھلے اور چھپے مال خرچ کرتے ہیں۔ برائی کا جواب اچھائی سے دیتے ہیں۔ اِن کے لیے جنت کے رہنے والے باغات ہیں جہاں اُن کے ساتھ اُن کے نیک والدین، اولاد اور بیویاں بھی ہوں گی۔ اِس کے برعکس حق کے دشمن وہ ہیں جو اللہ سے کیے گئے عہدِ بندگی کا پاس نہیں کرتے، اُس تعلق کو قائم نہیں رکھتے جسے اللہ نے قائم رکھنے کا حکم دیا ہے اور اللہ کی نافرمانیاں کر کے زمین میں فساد مچاتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر دنیا میں اللہ کی لعنت ہے اور آخرت میں اُن کے لیے برا انجام ہے۔

رکوع ۴ ...... آیات ۲۷ تا ۳۱

دلوں کو اطمینان اللہ کی یاد سے ہوتا ہے

چوتھے رکوع میں بیان کیا گیا کہ دلوں کو اطمینان اللہ کے ذکر سے ہوتا ہے۔ اِس سے جو سکون ملتا ہے وہ سکون مادی نعمتوں سے حاصل نہیں ہوتا۔ نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی کے لیے ارشاد ہوا کہ

آپ ﷺ کے مخاطبین آپ ﷺ کی دعوت کو جھٹلا کر فرمائشی معجزے طلب کر رہے ہیں۔ اللہ یہ معجزے دکھانے پر قادر ہے۔ ایسا بھی ممکن ہے کہ اِس قرآن کی تاثیر سے پہاڑ حرکت میں آ جائیں، زمین کے ٹکڑے ہو جائیں اور مردہ لوگ زندہ ہو کر گفتگو کرنے لگیں۔ لیکن اللہ ایسے معجزے دکھا کر زبردستی لوگوں کو ہدایت پر نہیں لائے گا۔ اِن کافروں کو اپنے انکار کی وجہ سے پے بہ پے صدمے دیکھنے پڑیں گے یہاں تک کہ آپ ﷺ اُن کے شہر یعنی مکہ میں فاتح کی حیثیت سے داخل ہوں گے۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے اور وہ اِس وعدہ کو پورا کر کے رہے گا۔

رکوع ۵ ...... آیات ۳۲ تا ۳۷

حق کے مخالفین کا برا انجام

پانچویں رکوع میں ارشاد ہوا کہ مشرکین نے اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرا رکھے ہیں۔ اُنہیں چاہیے کہ بتائیں کہ کس کتاب میں اللہ نے یہ بات نازل فرمائی ہے کہ میرے ساتھ فلاں فلاں ہستیاں شریک ہیں؟ مشرکین کے لیے دنیا میں بھی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب زیادہ سخت ہوگا۔ کوئی اُنہیں بچانے والا نہ ہوگا۔ اِس کے برعکس متقیوں کے لیے ایسی جنت کا وعدہ ہے جس کے میوے بھی دائمی ہیں اور سائے بھی۔ اللہ ہمیں یہ نعمتیں عطا فرمائے۔ آمین! نبی اکرم ﷺ کو تسلی دی گئی کہ اہلِ کتاب میں ایسے حق پرست بھی ہیں جو نزولِ قرآن پر باطنی مسرت محسوس کر رہے ہیں۔ اِس کے برعکس مشرکینِ مکہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ آپ ﷺ اُن کے ساتھ اُن کے معبودوں کی عبادت کریں۔ اُنہیں صاف صاف بتا دیں کہ مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ میں صرف اُسی کی عبادت کروں۔ اگر بالفرض میں نے تمہاری خواہشات کی پیروی کی تو مجھے بھی اللہ کی عدالت میں کوئی حمایتی یا بچانے والا نہیں ملے گا۔

رکوع ۶ ...... آیات ۳۸ تا ۴۳

مخالفینِ حق کے لیے دھمکی

چھٹے رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ نبی اکرم ﷺ کی ذمہ داری لوگوں تک حق کو پہنچا دینا ہے، اُن

سے منوانا نہیں۔مشرکین فرمائشی معجزات دکھانے کا تقاضا کررہے تھے۔جواب دیا گیا کہ معجزہ دکھانا رسول کے نہیں بلکہ اللہ کے اختیار میں ہے۔نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی کے لیے بتا دیا گیا کہ مشرکین کو اُن کی ریشہ دوانیوں کی سزا ضرور دی جائے گی ،البتہ اِس کے لیے وقت طے ہے۔اللہ جسے چاہے گا باقی رکھے گا اور جسے چاہے گا مٹا دے گا۔آپ ﷺ اُن تک حق کا پیغام پہنچاتے رہیے،اُن سے اُن کے جرائم کا حساب لینا اللہ کے ذمہ ہے۔دشمنانِ حق کو خبر دار کر دیا گیا کہ اُن کے گرد زمین تنگ ہو رہی ہے۔اسلام قبول کرنے والے بڑھتے جا رہے ہیں اور دشمنانِ اسلام کے اثرات گھٹتے جا رہے ہیں۔تاریخ شاہد ہے کہ ماضی میں بھی حق کے دشمنوں کا برا انجام ہوا۔اُن کی سازشیں ناکام ہوئیں،وہ دنیا میں رسوا ہوئے اور آخرت میں بھی انجامِ بد سے دوچار ہوں گے۔دشمنانِ حق حضرت محمد ﷺ کی رسالت کا انکار کر رہے ہیں۔حضرت محمد ﷺ اللہ کے سچے نبی ہیں،اِس پر اللہ گواہ ہے اور اہلِ کتاب کے سلیم الفطرت لوگ بھی۔آپ ﷺ کی رسالت کی صداقت' مشرکینِ مکہ کی گواہی کی محتاج نہیں ہے۔

سورۃ ابراھیم

اہلِ حق کے لیے بشارت

رکوع۱ ...... آیات ۱ تا ۶

نزولِ قرآن کا مقصد

پہلے رکوع میں بیان کیا گیا کہ نبی اکرم ﷺ پر قرآن اِس لیے نازل کیا گیا کہ آپ ﷺ لوگوں کو اللہ کی توفیق سے،گمراہیوں کے اندھیروں سے نکال کر ہدایت کی روشنی میں لے آئیں۔البتہ کافروں کے لیے شدید عذاب ہوگا۔یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں،دوسروں کو اللہ کی راہ پر آنے سے روکتے ہیں اور اللہ کے احکامات پر اعتراض کرتے ہیں۔اگر کسی کلمہ گو مسلمان میں بھی یہ برائیاں پائی جاتی ہیں تو وہ بھی عملی اعتبار سے کافر ہی ہے۔مزید فرمایا کہ اللہ نے ہر رسولؑ کو اپنی قوم کی زبان بولنے والا بنا کر بھیجا تا کہ وہ اُن تک اللہ کا پیغام پہنچانے کا حق ادا کر دے۔گویا ہر داعی کو اپنی دعوت کا اوّلین مخاطب اپنے ہم زبان لوگوں کو بنانا چاہیے۔

رکوع ۲ ...... آیات ۷ تا ۱۲

ناشکری سے نعمت چھن جاتی ہے

دوسرے رکوع میں تمام انسانوں کو بتا دیا گیا کہ اگر تم شکر کرو گے تو اللہ مزید نوازے گا، ناشکری کرو گے تو اللہ کا عذاب بہت شدید ہے۔ اگر سب کے سب انسان ناشکری کریں تب بھی اللہ کی خدائی میں ذرہ برابر فرق واقع نہیں ہوگا۔ مزید ارشاد ہوا کہ اللہ نے کئی رسول بھیجے لیکن قوموں نے رسولوں کی دعوت پر شکوک وشبہات کا اظہار کیا۔ رسولوں نے کہا کہ کیا تم اللہ کے بارے میں شک کرتے ہو جو آسمان اور زمین کا بنانے والا ہے۔ چاہتا ہے کہ تمہیں سلامتی دے اور تمہارے گناہوں کو بخش دے۔ قوموں نے جواب دیا کہ تم ہماری طرح کے انسان ہو۔ ہمیں باپ دادا کے عقائد سے دور کرنا چاہتے ہو۔ ہمارے سامنے کوئی واضح معجزہ لاؤ۔ رسولوں نے جواب دیا کہ بلاشبہ ہم تمہاری طرح کے انسان ہیں۔ اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں رسالت سے سرفراز فرمایا۔ معجزہ دکھانا ہمارے نہیں اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ ہم تو اللہ ہی پر توکل کرتے ہیں۔

رکوع ۳ ...... آیات ۱۳ تا ۲۱

دنیا دار قائدین کی پیروی برباد کر دے گی

تیسرے رکوع میں بیان کیا گیا کہ کافر قوموں نے رسولوں کو دھمکی دی کہ اگر تم نے اپنی دعوت جاری رکھی تو ہم تمہیں اپنی بستیوں سے نکال دیں گے۔ اللہ نے رسولوں کو بشارت دی کہ ہم اِن کافروں کو ہلاک کریں گے۔ اللہ نے رسولوں کی مدد فرمائی۔ قوموں کو دنیا میں برباد کیا۔ اب روزِ قیامت ایسا عذاب دے گا کہ شدید تکلیف میں مسلسل مبتلا ہوں گے لیکن موت نہیں آئے گی جو اذیتوں سے نجات دلا دے۔ مزید فرمایا کہ کافروں، دکھاوا کرنے والوں یا حرام کمانے والوں کی نیکیوں کی مثال ایسے ہے کہ جیسے راکھ کا ڈھیر۔ روزِ قیامت تیز ہوا چلے گی اور اُس راکھ کے ڈھیر کو بکھیر کر رکھ دے گی۔ روزِ قیامت دنیا دار قائدین کی پیروی کرنے والے اُن کے سامنے التجا کریں گے کہ ہم نے دنیا میں تمہاری پیروی کی' کیا تم ہم سے عذاب کو دور کر سکتے ہو؟ وہ جواب دیں گے اگر ہم خود ہدایت پر ہوتے تو تمہیں بھی ہدایت دیتے۔ آج ہم سب عذاب میں گرفتار ہیں۔ خاموش رہیں یا فریادیں کریں اِس عذاب سے بچ نہیں سکتے۔ اللہ

ہمیں دین دار لوگوں کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

رکوع ۴ ...... آیات ۲۲ تا ۲۷

شیطان کی اپنے پیروکاروں کو ملامت

چوتھے رکوع میں اُس ملامت کا ذکر ہے جو شیطان روزِ قیامت اپنے پیروکاروں کو اُس وقت کرے گا جب اللہ اُنہیں جہنم میں داخل کرنے کا فیصلہ سنا دے گا۔ شیطان اُن کی حسرت میں یہ کہہ کر اضافہ کرے گا کہ میں نے تم سے دنیا میں جھوٹے وعدے کیے تھے کہ گناہ کیے جاؤ، اللہ بڑا رحیم ہے بخش دے گا۔ مجھے تم پر کوئی اختیار حاصل نہ تھا بلکہ تم نے خود ہی میری پیروی کی تھی۔ آج مجھے نہیں اپنے آپ کو الزام دو۔ شیطان کی پیروی کرنے والے دردناک عذاب سے دوچار ہوں گے جبکہ اللہ کے احکامات کی پیروی کرنے والے جنت کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوں گے۔ اِس رکوع میں مزید فرمایا کہ اچھے نظریہ کی مثال ایک ایسے شاندار درخت کی سی ہے جس کی جڑیں زمین میں خوب جمی ہوں اور شاخیں آسمان کی بلندیوں کو چھوتی ہوئی محسوس ہوں۔ گمراہ کن نظریہ کی مثال اُس جھاڑ جھنکار کی سی ہے جو زمین پر اُگ آیا ہو اور ذرا سی کوشش سے اُسے اکھاڑ کر پھینک دیا جائے۔ اللہ مومنوں کو دنیا و آخرت میں عزت، پاکیزہ نظریات کے ساتھ وابستگی کے ذریعہ ہی عطا کرے گا۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''بے شک اللہ قرآن کے ذریعہ قوموں کو عروج دے گا اور اِس کتاب کو چھوڑنے کی وجہ سے پست کر دے گا''۔ (مسلم)

رکوع ۵ ...... آیات ۲۸ تا ۳۴

اللہ کی نعمتوں کو شمار نہیں کیا جا سکتا

پانچویں رکوع میں اہلِ ایمان کو تلقین کی گئی کہ وہ نماز قائم کریں اور اللہ کی راہ میں انفاق کر کے ایسے دن کے عذاب سے بچنے کی تیاری کریں جس روز کوئی تعلق داری یا لین دین کام نہیں آئے گا۔ اِس کے بعد اللہ کی کئی نعمتوں کا ذکر ہے۔ آسمان، زمین، بارش، کئی طرح کے پھل، سمندر، کشتیاں، نہریں، سورج، چاند، رات، دن جیسی تمام نعمتیں انسانوں کے فائدہ کے لیے ہیں۔ **وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا** ...... اگر تم اللہ کی نعمتیں گننا چاہو تو اُن کا شمار نہ کر سکو گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی نعمتوں پر شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

رکوع ۶ ...... آیات ۳۵ تا ۴۱

حضرت ابراہیمؑ کی عاجزانہ مناجات

چھٹے رکوع میں حضرت ابراہیمؑ کی اپنی عمر کے آخری حصہ میں اللہ سے مناجات بیان کی گئی ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ اے اللہ! شہرِ مکہ کو امن کا گہوارہ بنادے۔ مجھے اور میری اولاد کو بتوں کی پوجا سے محفوظ فرما۔ اِس شرک نے انسانوں کی اکثریت کو گمراہ کیا ہے۔ میں نے اپنے ایک بیٹے اور اُس کی اولاد کو مسجدِ حرام کے پاس آباد کیا تا کہ وہ تیرے اِس محترم گھر کو آباد کریں۔ اے اللہ! لوگوں کے دلوں میں اِس گھر کی محبت پیدا فرمادے تا کہ وہ بار بار اِس گھر کی زیارت کے لیے حاضر ہوں۔ تیرا شکر ہے کہ تو نے مجھے عالمِ پیری میں حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت اسحاقؑ جیسے سعادت مند بیٹے عطا فرمائے۔ مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا۔ بخشش فرمادے میری، میرے ماں باپ کی اور تمام اہلِ ایمان کی اور ہم پر اُس وقت ضرور رحم فرما جب انسانوں سے حساب کتاب لیا جارہا ہو۔

رکوع ۷ ...... آیات ۴۲ تا ۵۲

روزِ قیامت نافرمانوں کا برا حال

ساتویں رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ اللہ ظالموں کے جرائم سے غافل نہیں ہے۔ روزِ قیامت خوف کے مارے اُن کی آنکھیں پتھرا جائیں گی۔ اُن کے دل دہشت سے لرز رہے ہوں گے۔ وہ التجا کریں گے کہ اُنہیں ایک موقع اور دیا جائے تا کہ وہ رسولوں کی پیروی کرسکیں۔ اُن کی یہ درخواست مسترد کردی جائے گی۔ مجرموں کو باہم زنجیروں میں جکڑ دیا جائے گا اور گندھک کا لباس پہنایا جائے گا جس سے جہنم کی آگ کی شدت میں اور اضافہ ہوجائے گا۔ آگ اُن کے اوپر پوری طرح سے چھائی ہوئی ہوگی۔ اللہ ہر جان کو اُس کے جرائم کا پورا پورا بدلہ دے دے گا۔ آخر میں بیان کیا گیا کہ قرآنِ حکیم کے نزول کے مقاصد یہ ہیں کہ لوگوں کو بتا دیا جائے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور آخرت آکر رہے گی جس میں ہر انسان کو اپنے اعمال کی جوابدہی کرنی ہوگی۔ اللہ ہمیں اُس روز کی رسوائی سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

اسلام اور نوحہ خوانی

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ بَرِیٔ مِنَ الصَّالِقَۃِ وَالْحَالِقَۃِ وَالشَّاقَّۃِ (صحیح بخاری)

''بے شک اللہ کے رسول ﷺ اُس عورت سے بیزار ہیں جو نوحہ کرنے والی (مصیبت کی وجہ سے) سر منڈانے والی اور گریبان چاک کرنے والی ہو۔''

اَلنَّائِحَۃُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِھَا تُقَامُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَعَلَیْھَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ (صحیح مسلم)

''بین کرنے والی عورت، اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے، تو اُسے قیامت کے دن اِس طرح کھڑا کیا جائے گا کہ اُس پر تارکول کا کرتہ اور خارش کی زرہ ہوگی۔''

اِثْنَتَانِ فِی النَّاسِ ھُمَا بِھِمْ کُفْرٌ: اَلطَّعْنُ فِی النَّسَبِ وَالنِّیَاحَۃُ عَلَی الْمَیِّتِ (صحیح مسلم)

''دو چیزیں لوگوں میں ایسی ہیں جو اُن کے حق میں کفر ہیں۔ نسب میں طعنہ زنی کرنا اور میت پر بین کرنا۔''

اَللّٰھُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ

اے اللہ بنادے قرآن کو

رَبِیْعَ قُلُوْبِنَا ...... وَ ...... نُوْرَ صُدُوْرِنَا

ہمارے دلوں کی بہار ...... اور ...... ہمارے سینوں کا نور

وَجِلَاءَ اَحْزَانِنَا ...... وَ ...... ذَھَابَ ھُمُوْمِنَا وَغُمُوْمِنَا

اور ہمارے دکھوں کا مداوا ...... اور ...... ہمارے تفکرات وغموں کا دور کرنے والا